پروفیسر عنایت علی خاں

حمد باری تعالیٰ

مجھے تو نے جو بھی ہنر دیا بکمال حسن عطا دیا
میرے دل کو حب رسولؐ دی میرے لب کو ذوق نوا دیا

تیری جلوہ گاہ جمال میں میرا ذوق دید نکھر گیا
تیری ضوفشانی حسن نے میری جلوتوں کو سجا دیا

میں مدارجاں سے گزر سکا تو تیری کشش کے طفیل سے
یہ تیرے کرم کا کمال تھا کہ حصار ذات کو ڈھا دیا

میں ہمیشہ اپنے سوال شوق کی کمتری پہ خجل رہا
کہ تیری نوازش بے کراں نے میری طلب سے سوا دیا

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کسی غم گسار کی محنتوں کا یہ خوب میں نے صلہ دیا
کہ جو میرے غم میں گھلا کیا، اسے میں نے دل سے بھلا دیا

جو جمال روئے حیات تھا جو دلیل راہ نجات تھا
اس راہبر کے نقوش پا کو مسافروں نے مٹا دیا

تیرے حسن خلق کی ایک رمق میری زندگی میں نہ مل سکی
میں اسی میں خوش ہوں کہ شہر کے درو بام کو تو سجا دیا

تیرے ثور و بدر کے باب سے میں ورق الٹ کے گزر گیا
مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزا دیا

یہ میری عقیدت بے بصر یہ میری ارادت بے ثمر
مجھے میرے دعویٰ عشق نے نہ صنم دیا، نہ خدا دیا

میں تیرے مزار کی جالیوں ہی کی مدحتوں میں مگن رہا
تیرے دشمنوں نے تیرے چمن میں خزاں کا جال بچھا دیا

تیرا نقش پا تھا جو راہنما، تو غبار راہ تھی کہکشاں
اسے کھو دیا تو زمانے بھر نے ہمیں نظر سے گرا دیا

میرے راہنما تیرا شکریہ کروں کس زباں سے بھلا ادا
میری زندگی کی اندھیری شب میں چراغ فکر جلا دیا

کبھی اے عنایت کم نظر تیرے دل میں یہ بھی کسک ہوئی
جو تبسم رخ زیست تھا اسے تیرے غم نے رلا دیا